

قَالَ اللَّهُ: سَيَقُولُ كَيْفَ يَكْفِيهِمْ جَهَنَّمُ (الذِّكْرُ)

الرَّحِيقُ الْمَخْتُومُ

رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے زیرِ مہتمم منعقدہ
سیرت نگاری کے عالمی مقابلہ میں اول آنے والی عربی کتاب کا
اردو ترجمہ

ترجمہ و تصنیف

مَوْلَانَا صَفِي الرَّحْمَنِ مَبَاكِينِي

المكتبة السلفية

شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۳	ولادت باسعادت اور حیات طیبہ کے چالیس سال	۱۲	حضرت ہاشم
۸۳	ولادت باسعادت	۱۶	تذکرہ مبعیہ سوم (عربی)
۸۴	بنی سعد میں	۱۹	تذکرہ لفظ
۸۶	واقعہ شق صدر	۲۲	حضرت مولف
۸۶	مال کی آغوشِ محبت میں	۲۶	پیشہ سرگشت
۸۶	دارا کے سایہ شفقت میں	۳۱	تذکرہ کتاب کے بارے میں (انٹرنل)
۸۸	شفیق چمکی کائنات میں	۳۳	حب - عمل وقوع اور قومی
۸۸	رہنے بابر کے فیضانِ ہاراں کی طلب	۳۴	حب قومی
۸۸	بجرا راہب	۳۶	حب ستمبر
۸۹	جنگِ فہار	۴۳	حب - حکومتیں اور سرداریاں
۸۹	حلف الفضول	۴۳	میں کی ہوشیاری
۹۰	بھگت کی زندگی	۴۵	میں کی ہوشیاری
۹۱	حضرت خدیجہ سے شادی	۴۶	شم کی ہوشیاری
۹۲	کعبہ کی تعمیر اور حجر اسود کے تنازعہ کا فیصلہ	۴۸	میں کی مدت
۹۳	نبوت سے پہلے کی اجمالی سیرت	۵۲	تذکرہ سرداریاں
۹۶	نبوت و رسالت کی چھاؤں میں	۵۵	سبکی حالت
۹۶	غارِ حرا کے اندر	۵۶	حب - اوبان و مذاہب
۹۶	جبریل وحی لاتے ہیں	۶۳	تذکرہ سبکی میں قریش کی برکات
۹۶	آوازِ وحی کا مینہ، دن اور گلیز (حاشیہ)	۶۶	تذکرہ مدت
۱۰۱	وحی کی بندش	۶۸	تذکرہ سبکی کی چند جھلکیاں
۱۰۱	جبریل دوبارہ وحی لاتے ہیں	۶۸	تذکرہ مدت
۱۰۲	وحی کی اتمام	۷۱	تذکرہ سبکی حالت
۱۰۳	تبلیغ کا حکم اور اس کے مضمرات	۷۲	تذکرہ حق
۱۰۶	دعوت کے ادوار و مراحل	۷۵	تذکرہ حق
	پہلا مرحلہ:	۷۵	تذکرہ حق
	کاوشِ تبلیغ	۷۶	تذکرہ حق
۱۰۸	غیر دعوت کے تین سال	۷۸	تذکرہ حق
۱۰۸	اولین مہرِ دین اسلام	۷۹	تذکرہ حق
۱۱۰	نماز	۸۰	تذکرہ حق

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۱	قریش کو اجمالی خبر	۲۲۸	رسول اللہ ﷺ اپنا گھر چھوڑتے ہیں
دوسرا مرحلہ:		۲۲۹	گھر سے غارتگی
کھلی تبلیغ		۲۳۰	غاریں
۱۱۲	انفار و دعوت کا پہلا حکم	۲۳۱	قریش کی جنگ و دود
۱۱۲	قرايت داروں میں تبلیغ	۲۳۲	مہینے کی راہ میں
۱۱۳	کوہ صفا پر	۲۳۸	قبائلی تشریف آوری
۱۱۴	حق کا واثقات اعلان اور مشرکین کا رد عمل	۲۴۰	مہینے میں داخلہ
۱۱۶	قریش، ابوطالب کی خدمت میں	۲۴۳	مفتی زنگی
۱۱۶	حجاج کو روکنے کے لیے مجلس شوریٰ	یہاں مرحلہ:	
۱۱۸	عماذ آرائی کے مختلف انداز	۲۴۴	ہجرت کے وقت مہینے کے حالات
۱۱۹	عماذ آرائی کی دوسری صورت	۲۵۴	نئے معاشرے کی تشکیل
۱۲۰	عماذ آرائی کی تیسری صورت	۲۵۴	سجد نبوی کی تعمیر
۱۲۱	عماذ آرائی کی چوتھی صورت	۲۵۵	مسلمانوں کی بھائی چالگی
۱۲۲	ظلم و جور	۲۵۶	اسلامی تعاون کا پیمانہ
۱۳۰	دار اہل رسم	۲۵۹	معاشرے پر مہنویات کا اثر
۱۳۱	پہلی ہجرت حبشہ	۲۶۳	یہود کے ساتھ معاہدہ
۱۳۲	دوسری ہجرت حبشہ	۲۶۳	معاہدے کی دفعات
۱۳۵	مہاجرین حبشہ کے خلاف قریش کی سازش	۲۶۵	سنگ کشش
۱۳۹	ابوطالب کو قریش کی دھمکی	۲۶۵	ہجرت کے بعد مسلمانوں کے خلاف قریش کی
۱۴۰	قریش ایک بار پھر ابوطالب کے سامنے	۲۶۵	فتنہ خیزاں اور عبداللہ بن ابی سے نام و پیام
۱۴۱	نبی ﷺ کے قتل کی تجویز	۲۶۶	مسلمانوں پر سب حرام کا دروازہ بند کیے جانے کا اعلان
۱۴۲	حضرت حمزہؓ کا قبول اسلام	۲۶۶	مہاجرین کو قریش کی دھمکی
۱۴۵	حضرت عمرؓ کا قبول اسلام	۲۶۶	جنگ کی اجازت
۱۵۲	قریش کا نایبندہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں	۲۶۹	سرایا اور غزوات
۱۵۵	ابوطالب، بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو جمع کرتے ہیں	۲۶۹	سریہ سیف البحر
۱۵۶	مکمل بایکٹاٹ	۲۷۰	سریہ رابغ
۱۵۶	ظلم و ستم کا پیمانہ	۲۷۰	سریہ حصار
۱۵۸	تین سال شعب ابی طالب میں	۲۷۱	غزوہ البراء یا ودان
۱۵۹	صیغہ چاک کیا جاتا ہے۔	۲۷۱	غزوہ بواط
۱۶۲	ابوطالب کی خدمت میں قریش کا آخری وفد	۲۷۲	غزوہ سنوان
۱۶۵	عزم کا سال	۲۷۲	غزوہ ذی العشرہ
۱۶۵	ابوطالب کی وفات	۲۷۳	سریہ نخل
۱۶۶	حضرت خدیجہؓ براء رحمت میں	۲۷۴	رسول اللہ ﷺ کے مکان کا گیارہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۹	غزوے کا سبب	۲۶۹	اسلامی لشکر کی تعداد اور مکان کی تقسیم
۲۶۹	بدن کی جانب اسلامی لشکر کی روانگی	۲۸۰	کے تین خطرے کا اعلان
۲۸۱	جنگ کے لیے اہل مکہ کی تیاری	۲۸۱	مکی لشکر کی تعداد
۲۸۱	قبائلی بنو بکر کا مسئلہ	۲۸۲	جیش مکہ کی روانگی
۲۸۲	قافلہ بچ نکلا	۲۸۲	مکی لشکر کا ارادہ واپسی اور باہمی پھوٹ
۲۸۳	اسلامی لشکر کے لیے حالات کی نزاکت	۲۸۳	مجلس شوریٰ کا اجتماع
۲۸۴	اسلامی لشکر کا بقیہ سفر	۲۸۴	جاسوسی کا اقدام
۲۸۶	لشکر کو کے لیے میں اہم معلومات کا حصول	۲۸۶	بلان رحمت کا نزول
۲۸۸	اہم فوجی مراکز کی طرف اسلامی لشکر کی ہجرت	۲۸۸	مرکز قیادت
۲۸۹	لشکر کی ترتیب اور شب گزاری	۲۸۹	میدان جنگ میں مکی لشکر کا باہمی اختلاف
۲۹۰	دونوں لشکر آمنے سامنے	۲۹۰	نقطہ صفر اور معرکے کا پہلا ایجنس
۲۹۲	مبارزت	۲۹۲	عام ہجوم
۲۹۳	رسول اللہ ﷺ کی دُعا	۲۹۳	فرشتوں کا نزول
۲۹۴	جوابی حملہ	۲۹۴	میدان سے اہلس کا فرار
۲۹۵	شکست فاش	۲۹۵	ابو جہل کی اڑ
۲۹۹	ایمان کے تابناک نقوش	۲۹۹	فریقین کے منتظرین
۳۰۰		۳۰۰	
۳۰۲		۳۰۲	
۳۰۶		۳۰۶	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰۷	کے میں شکست کی خبر	۳۶۹	مشرکین کے موقف کی تحقیق
۳۰۹	مدینہ میں فتح کی خوش خبری	۳۸۰	شہیدوں اور زخمیوں کی خبر گیری
۳۱۰	بال قیمت کا مسئلہ	۳۸۱	رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کی شہادت کے بارے میں
۳۱۱	اسلامی لشکر مدینہ کی راہ میں	۳۸۳	اس سے دعا فرماتے ہیں
۳۱۲	تہنیت کے وفد	۳۸۴	مدینہ کو واپسی اور محبت و جلالِ سپاہی کے بارے میں واقعہ
۳۱۳	قیدیوں کا قصہ	۳۸۵	رسول اللہ ﷺ مدینہ میں
۳۱۵	قرآن کا تبصرہ	۳۸۵	مدینہ میں جنگی حالت
۳۱۷	متفرق واقعات	۳۸۶	غزوہ حمرہ الاسد
۳۱۹	بدر کے بعد جنگی سرگرمیاں	۳۸۹	جنگ اُمدیس فتح و شکست کا ایک تجزیہ
۳۲۰	غزوہ بنی شیبہ مقام کدر	۳۹۱	اس غزوے پر قرآن کا تبصرہ
۳۲۱	نبی ﷺ کے قتل کی سازش	۳۹۱	غزوے میں کارفرما خدائی مقاصد اور حکمتیں
۳۲۲	غزوہ بنی قینقاع	۳۹۲	اُمد کے بعد کی فوجی ہمت
۳۲۳	یثرب کی عیاری کا ایک نمونہ	۳۹۲	سرتیہ ابوسلمہ
۳۲۵	بنی قینقاع کی عداوت	۳۹۵	عبداللہ بن ابی اسلمہ کی مہم
۳۲۷	عاصرو، سپردگی اور جلا وطنی	۳۹۵	رجیع کا حادثہ
۳۲۹	غزوہ بنو نضیر	۳۹۸	بہر معونہ کا المیہ
۳۳۰	غزوہ ذی امر	۴۰۰	غزوہ بنی نضیر
۳۳۱	کعب بن اشرف کا قتل	۴۰۲	غزوہ نجد
۳۳۵	غزوہ بھران	۴۰۶	غزوہ بدر دوم
۳۳۶	سرتیہ زید بن حارثہ	۴۰۷	غزوہ ذوالجندل
۳۳۸	غزوہ اُسد	۴۰۹	غزوہ احزاب (جنگ خندق)
۳۳۸	انتقامی جنگ کے لیے قریش کی تیاری	۴۲۶	غزوہ بنو نضیر
۳۳۹	قریش کا لشکر، سلمان، جنگ اور محاصرہ	۴۳۳	غزوہ احزاب و قریش کے بعد کی جنگی ہمت
۳۴۰	کئی لشکر کی روانگی	۴۳۳	سلام بن ابی الحقیق کا قتل
۳۴۰	مدینہ میں اطلاع	۴۳۶	سرتیہ محمد بن مسلمہ
۳۴۰	جنگی صورت حال کے مقابلے کی تیاری	۴۳۷	غزوہ بنو نضیر
۳۴۱	کئی لشکر مدینہ کے دامن میں	۴۳۸	سرتیہ غمر
۳۴۱	مدینہ کی دفاعی حکمت عملی کے لیے مجلس شریعہ	۴۳۸	سرتیہ ذوالقصد (۱)
۳۴۱	کا اجلاس	۴۳۹	سرتیہ ذوالقصد (۲)
۳۴۲	اسلامی لشکر کی ترتیب اور جنگ کے لیے روانگی	۴۳۹	سرتیہ جعوم
۳۴۲	لشکر کا معائنہ	۴۳۹	سرتیہ عیسٰی
۳۴۵	اُمد اور مدینہ کے درمیان شب گزاری	۴۴۰	سرتیہ عوف یا طرق
۳۴۵	عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کی سرکشی	۴۴۰	سرتیہ ولای القرظی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۰	سرتیہ خبط	۳۴۹	مشرکین کے موقف کی تحقیق
۳۴۲	غزوہ بنی المصطلق یا غزوہ مرتبہ	۳۸۰	شہیدوں اور زخمیوں کی خبر گیری
۳۴۲	غزوہ بنی المصطلق سے پہلے منافقین کا رویہ	۳۸۱	رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کی شہادت کے بارے میں
۳۴۹	غزوہ بنی المصطلق میں منافقین کا کردار	۳۸۳	اس سے دعا فرماتے ہیں
۳۴۹	مدینہ سے ذیل ترین آدمی کو نکالنے کی بات	۳۸۴	مدینہ کو واپسی اور محبت و جلالِ سپاہی کے بارے میں واقعہ
۳۵۲	واقعہ انکب	۳۸۵	رسول اللہ ﷺ مدینہ میں
۳۵۶	غزوہ مرتبہ کے بعد کی فوجی ہمت	۳۸۵	مدینہ میں جنگی حالت
۳۵۶	سرتیہ دار بنی کلب - علاقہ دوسرہ الجندل	۳۸۶	غزوہ حمرہ الاسد
۳۵۶	سرتیہ دیار بنی سعد - علاقہ فزک	۳۸۹	جنگ اُمدیس فتح و شکست کا ایک تجزیہ
۳۵۶	سرتیہ داری امتیہ	۳۹۱	اس غزوے پر قرآن کا تبصرہ
۳۵۷	سرتیہ عرین	۳۹۱	غزوے میں کارفرما خدائی مقاصد اور حکمتیں
۳۵۹	صلح حدیبیہ (ذی قعدہ)	۳۹۲	اُمد کے بعد کی فوجی ہمت
۳۵۹	غزوہ حدیبیہ کا سبب	۳۹۲	سرتیہ ابوسلمہ
۳۵۹	مسلمانوں میں روانگی کا اعلان	۳۹۵	عبداللہ بن ابی اسلمہ کی مہم
۳۵۹	کے کئی جانب مسلمانوں کی حرکت	۳۹۵	رجیع کا حادثہ
۳۶۰	بیت اللہ سے مسلمانوں کو روکنے کی کوشش	۳۹۸	بہر معونہ کا المیہ
۳۶۰	خول بن عمرو سے بچنے کی کوشش اور راستے کی تبدیلی	۴۰۰	غزوہ بنی نضیر
۳۶۱	بہر بن دقار کا قتل	۴۰۲	غزوہ نجد
۳۶۲	قریش کے ایچی	۴۰۶	غزوہ بدر دوم
۳۶۳	وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روکے	۴۰۷	غزوہ ذوالجندل
۳۶۴	حضرت عثمان کی سفارت	۴۰۹	غزوہ احزاب (جنگ خندق)
۳۶۵	شہادت عثمان کی افواہ اور بیعت رضوان	۴۲۶	غزوہ بنو نضیر
۳۶۵	صلح اور دفعات صلح	۴۳۳	غزوہ احزاب و قریش کے بعد کی جنگی ہمت
۳۶۵	ابو جندل کی واپسی	۴۳۳	سلام بن ابی الحقیق کا قتل
۳۶۷	حلال بنے کے لیے قربانی اور بالوں کی کٹائی	۴۳۶	سرتیہ محمد بن مسلمہ
۳۶۸	ہاجرہ عورتوں کی واپسی سے انکار	۴۳۷	غزوہ بنو نضیر
۳۶۹	اس معاہدے کی دفعات کا حاصل	۴۳۸	سرتیہ غمر
۳۷۲	مسلمانوں کا غم اور حضرت عمرؓ کا مذاق	۴۳۸	سرتیہ ذوالقصد (۱)
۳۷۳	مزد مسلمانوں کا مسئلہ حل ہو گیا	۴۳۹	سرتیہ ذوالقصد (۲)
۳۷۴	برادران قریش کا قبول اسلام	۴۳۹	سرتیہ جعوم
۳۷۵	دوسرا مرحلہ	۴۳۹	سرتیہ عیسٰی
۳۷۵	نئی تبدیلی	۴۴۰	سرتیہ عوف یا طرق
		۴۴۰	سرتیہ ولای القرظی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۶۶	بادشاہوں اور اُمراء کے نام خطوط	۵۱۳	وادی ہستہ
۴۶۶	نہاشی شاہ حبش کے نام خط	۵۱۳	تیمار
۴۶۹	مقوقس شاہ مصر کے نام خط	۵۱۳	مدینہ کو واپسی
۴۸۱	شاہ فارس خسرو پرویز کے نام خط	۵۱۵	سرتیہ ابان بن سعید
۴۸۳	قیصر شاہ روم کے نام خط	۵۱۶	غزوہ ذات الرقاق (س)
۴۸۴	مُنذربن سادی کے نام خط	۵۱۹	سرتیہ کے چند سرایا
۴۸۸	ہمزہ بن علی صاحب یمامہ کے نام خط	۵۱۹	سرتیہ قدید (صفر یا ربیع الاول س)
۴۸۹	حارث بن ابی ثعلبانی حاکم دمشق کے نام خط	۵۱۹	سرتیہ شمی (جمادی الاخرہ س)
۴۸۹	شاہ عمان کے نام خط	۵۲۰	سرتیہ تریہ (شعبان س)
۴۹۲	صلح حدیبیہ کے بعد کی فوجی سرگرمیاں	۵۲۰	سرتیہ اطراف فدک (شعبان س)
۴۹۳	غزوہ غابہ یا غزوہ ذی سدر	۵۲۰	سرتیہ میفغہ (رمضان س)
۴۹۴	غزوہ خیبر اور غزوہ وادی القرنی	۵۲۰	سرتیہ خیبر (شوال س)
۴۹۸	خیبر کو روانگی	۵۲۰	سرتیہ یمن وجبار (شوال س)
۴۹۸	اسلامی لشکر کی تعداد	۵۲۱	سرتیہ غابہ
۴۹۹	یہود کے لیے منافقین کی سرگرمیاں	۵۲۲	عمرہ قضا
۴۹۹	خیبر کا راستہ	۵۲۵	چند اور سرایا
۵۰۰	راستے کے بعض واقعات	۵۲۵	سرتیہ ابو العوجا (ذی الحجہ س)
۵۰۱	اسلامی لشکر، خیبر کے دامن میں	۵۲۵	سرتیہ غالب بن عبداللہ (صفر س)
۵۰۲	جنگ کی تیاری اور خیبر کے قلعے	۵۲۵	سرتیہ ذات الطح (ربیع الاول س)
۵۰۳	معرکہ کا آغاز اور قلعہ نام کی فتح	۵۲۵	سرتیہ ذات عرق (ربیع الاول س)
۵۰۵	قلعہ صعب بن معاذ کی فتح	۵۲۶	معرکہ موتہ
۵۰۵	قلعہ زبیر کی فتح	۵۲۶	معرکہ کا سبب
۵۰۶	قلعہ ابی کی فتح	۵۲۶	لشکر کے اُمراء اور نبی ﷺ کی وصیت
۵۰۶	قلعہ زرار کی فتح	۵۲۶	اسلامی لشکر کی روانگی اور عبداللہ بن رواحہ کا گریہ
۵۰۶	خیبر کے نصف ثانی کی فتح	۵۲۶	اسلامی لشکر کی پیش رفت اور غوغا ناگمانی حالت
۵۰۶	صلح کی بات چیت	۵۲۸	سابقہ
۵۰۸	ابو اہنہ کے دونوں بیٹوں کی بدصدی اور ان کا قتل	۵۲۸	معان میں مجلس شوریٰ
۵۰۹	اموال غنیمت کی تقسیم	۵۲۸	دشمن کی طرف اسلامي لشکر کی پیش قدمی
۵۱۰	جعفر بن ابی طالب اور اشعثی صحابہ کی آمد	۵۲۸	جنگ کا آغاز اور سپہ سالاروں کی یکے بعد دیگرے
۵۱۱	حضرت صفیہ سے شادی	۵۲۹	شہادت
۵۱۱	زہراؑ اور بکری کا واقعہ	۵۳۰	جھنڈا، اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار کے ہاتھ میں
۵۱۲	جنگ خیبر میں فریقین کے مقتولین	۵۳۱	خاتمہ جنگ
۵۱۲	فدک	۵۳۲	فریقین کے مقتولین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۲۲	دشمن کے جاسوس	۵۳۲	اس معرکہ کا اثر
۵۲۲	رسول اللہ ﷺ کے جاسوس	۵۳۲	سرتیہ ذات الطح
۵۲۳	رسول اللہ ﷺ کے حنین کی طرف	۵۳۳	سرتیہ خنزہ (شعبان س)
۵۲۳	اسلامی لشکر پر تیز نازوں کا اچانک حملہ	۵۳۵	غزوہ فتح مکہ
۵۲۶	دشمن کی شکست فاش	۵۳۵	اس غزوے کا سبب
۵۲۹	تغاب	۵۳۸	تبدیلہ صلح کے لیے ابوسفیان مدینہ میں
۵۲۹	غنیمت	۵۴۰	غزوے کی تیاری اور اختار کی کوششیں
۵۲۹	غزوہ طائفت	۵۴۲	اسلامی لشکر کو کی راہ میں
۵۲۹	جواز میں اموال غنیمت کی تقسیم	۵۴۳	مراظران میں اسلامي لشکر کا پڑاؤ
۵۴۰	انصار کا حزن و اضطراب	۵۴۳	ابوسفیان دربار نبوت میں
۵۴۲	دفعہ ہجرات کی آمد	۵۴۶	اسلامی لشکر مراظران سے کٹے کی جانب
۵۴۳	عمرہ اور مدینہ کو واپسی	۵۴۶	اسلامی لشکر اچانک قریش کے سر پہ
۵۴۳	فتح مکہ کے بعد کے سرایا اور عمال کی روانگی	۵۴۸	اسلامی لشکر ذی طوی میں
۵۴۴	تحصیل دارانِ زکوٰۃ	۵۴۸	کٹے میں اسلامي لشکر کا داخلہ
۵۴۵	سرایا	۵۴۹	مسجد حرام میں رسول اللہ ﷺ کا داخلہ
۵۴۵	سرتیہ عیینہ بن حصن فزاری	۵۴۹	اور بتوں سے تطہیر
۵۴۶	سرتیہ قطیف بن عامر	۵۵۰	خانہ کعبہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز اور قریش
۵۴۶	سرتیہ ضحاک بن صفیان کلابی	۵۵۰	سے خطاب
۵۴۶	سرتیہ علقمہ بن مجزہ لہجی	۵۵۱	آج کوئی سرزنش نہیں
۵۴۶	سرتیہ علی بن ابی طالب	۵۵۱	کعبہ کی کچی (حق بقدر رسید)
۵۴۹	غزوہ تبوک	۵۵۲	کعبہ کی چھت پر اذان بلالی
۵۴۹	غزوہ کا سبب	۵۵۲	فتح یا شکرانے کی نماز
۵۸۰	روم و عثمان کی تیاریوں کی عام خبریں	۵۵۲	اکابر مجرمین کا خون رائیگاں قرار دیا گیا
۵۸۱	روم و عثمان کی تیاریوں کی خاص خبریں	۵۵۳	صفوان بن امیہ اور فضال بن عیہ کا قبول اسلام
۵۸۲	حالات کی نزاکت میں اضافہ	۵۵۳	فتح کے دو کسے دن رسول اللہ ﷺ کا خطبہ
۵۸۲	رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک قطعی	۵۵۵	انصار کے اندیشے
۵۸۲	اقدام کا فیصلہ	۵۵۵	بیعت
۵۸۲	رومیوں سے جنگ کی تیاری کا اعلان	۵۵۴	کرمیں نبی ﷺ کا قیام اور کام
۵۸۳	غزوہ کی تیاری کے لیے مسلمانوں کی دور و دروہ	۵۵۴	سرایا اور دوفو
۵۸۴	اسلامی لشکر تبوک کی راہ میں	۵۶۰	تیسرا مرحلہ
۵۸۶	اسلامی لشکر تبوک میں	۵۶۱	غزوہ حنین
۵۸۴	مدینہ کو واپسی	۵۶۱	دشمن کی روانگی اور ادھاس میں پڑاؤ
۵۸۸	منظفین	۵۶۱	ماہر جنگ کی زبانی سپہ سالار کی تخلیق

عرض ناشر (طبع اول)

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله
اللهم صل على محمد النبي الاقمتى وازواجه امهات المؤمنين
وذريته واهل بيته كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد۔

المكتبة السلفية کی پہلی کتاب پیارے رسول کی پیاری دعائیں ۱۹۵۳ء میں طبع ہوئی تھی۔
اس کتاب کے مرتب والد گرامی حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف حفظہ اللہ تعالیٰ کو اس کتاب کی ترتیب و
طباعت میں حُسنِ نیت کا صلہ اللہ عزوجل نے یہ دیا کہ اس کے بعد المكتبة السلفية نے ایسی ایسی
گرائنڈ کرکٹ اتنے عمدہ معیار پر شائع کیں کہ پاکستان کے اکثر مذہبی و دینی کتب کے ناشرین نے اس
کو شعل راہ بنایا۔

المكتبة السلفية کا آغاز حضرت والد گرامی مدظلہ العالی نے پیارے رسول کی پیاری دعائیں
کی ترتیب و اشاعت سے کر دیا تھا لیکن المكتبة السلفية کو ایک با مقصد اور باضابطہ ادارہ
تخلیل دیتے وقت انہوں نے اپنے تلمیذ رشید (ادریس) استاد محترم، مولانا حافظ عبد الرحمن کو مہر و
کوفت و شرکت کے لیے منتخب کر لیا۔

استاذ و شاگرد کی اسی رفاقت و شرکت ہی میں دراصل المكتبة السلفية کا نام متعارف،
مکمل و روشن ہوا۔ بارک الله سعيهم۔

پیارے رسول کی پیاری دعائیں کے بعد المكتبة السلفية نے اُس دور کے حُسنِ کتابت و
طباعت اور تصحیحِ غلطی کا اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے الفوز الکبیر عربی (ٹائپ) اور حیات ولی (اردو)
کی کتابوں کی اشاعت سے کام کا آغاز کیا۔

اس کے بعد المكتبة السلفية کو عالم اسلام میں متعارف کرنے والی کتاب التعلیقات
الحقہ علی سنن النساہی کو عمدہ ترین معیار پر شائع کر کے پاکستان میں جدید روشنی کے ساتھ متونِ حدیث کی اشاعت
کا آغاز اور دعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کی جلد اول شائع کر کے شروع حدیث کی طباعت میں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۲۶	چار دن پہلے	۵۹۰	اس غزوے کا اثر
۶۲۷	ایک یا دو دن پہلے	۵۹۱	اس غزوہ سے متعلق قرآن کا نزول
۶۲۸	ایک دن پہلے	۵۹۱	اس سنی کے بعض اہم واقعات
۶۲۸	حیات مبارکہ کا آخری دن	۵۹۲	حج سہ ماہی (زیر اہدیت حضرت ابو بکر صدیقؓ)
۶۲۹	نزع رواں	۵۹۳	غزوات پر ایک نظر
۶۳۰	غمائے سیکر	۵۹۶	اللہ کے دین میں فوج و در فوج داخلہ
۶۳۱	حضرت عیسیٰ کا موقف	۵۹۷	دُور
۶۳۱	حضرت ابو بکرؓ کا موقف	۶۱۲	دعوت کی کامیابی اور اثرات
۶۳۲	تجزیہ و تحلیل اور تدفین	۶۱۴	حجۃ الوداع
۶۳۳	خانہ نبوت	۶۲۲	آخری فوجی مہم
۶۳۳	اخلاق و ادھام	۶۲۳	رفیقِ اعلیٰ کی جانب
۶۳۴	عید مبارک	۶۲۳	الوداعی آثار
۶۳۸	کابل نفس اور مکرم اخلاق	۶۲۴	مرض کا آسمان
۶۵۴	کتب حوالہ	۶۲۴	آخری ہفتہ
...	...	۶۲۴	وفات سے پانچ دن پہلے

محسوس کر رہا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں نے کتاب لکھنے سے پہلے ہی یہ بات طے کر لی تھی کہ اسے بارِ خاطر بن جانے والے طول اور ادائیگی مقصود سے قاصر رہ جانے والے اختصار دونوں سے بچتے ہوئے متوسط درجے کی ضخامت میں مرتب کروں گا۔ لیکن جب کتب سیرت پر نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ واقعات کی ترتیب اور جزئیات کی تفصیل میں بڑا اختلاف ہے۔ اس لیے میں مختصر فیصلہ کیا کہ جہاں جہاں ایسی صورت پیش آئے وہاں بحث کے ہر پہلو پر نظر دوڑا کہ اور بھر پور تحقیق کر کے جو نتیجہ اخذ کروں اسے اصل کتاب میں درج کر دوں۔ اور دلائل و شواہد کی تفصیلات اور ترجیح کے اسباب کا ذکر نہ کروں۔ ورنہ کتاب غیر مطلوب حد تک طویل ہو جاتے گی۔ البتہ جہاں یہ اندیشہ ہو کہ میری تحقیق قارئین کے لیے حیرت و استعجاب کا باعث بنے گی، یا جن واقعات کے سلسلے میں عام اہل قلم نے کوئی ایسی تصویر پیش کی ہو جو میرے نقطہ نظر سے صحیح نہ ہو وہاں دلائل کی طرف بھی اشارہ کر دوں۔

یا اللہ! میرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی مقدر فرما۔ تو یقیناً غفور و ودود ہے۔ عرش کا مالک ہے اور بزرگ و برتر ہے۔

صفی الرحمن مبارکپوری

جامعہ سلفیہ
بنارس، ہند

جمعة المبارک
۲۳ رجب ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۶۶ء

عرب — محل وقوع اور قومیں

سیرت نبوی درحقیقت اس پیغام ربانی کے عملی پرتو سے عبارت ہے، جسے رسول اللہ نے انسانی حیثیت کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور جس کے ذریعے انسان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں اور بندوں کی بندگی سے نکال کر خدا کی بندگی میں داخل کر دیا تھا۔ چونکہ اس سیرت طیبہ کا محل صورت گری ممکن نہیں جب تک کہ اس پیغام ربانی کے نزول سے پہلے کے حالات کے حالات کا مقابل نہ کیا جائے اس لیے اصل بحث سے پہلے پیش نظر باب میں اسلام سے پہلے کے عرب اقوام اور ان کے نشوونما کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ان حالات کا خاکہ پیش کیا ہے جن میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔

لفظ عرب کے لغوی معنی ہیں صحرا اور بے آب و گیاہ زمین۔ عہد قدیم سے عرب کا محل وقوع یہ لفظ جزیرہ نمائے عرب اور اس میں بسنے والی قوموں پر بولا گیا ہے۔

عرب کے مغرب میں بحر احمر اور جزیرہ نمائے سینا ہے۔ مشرق میں خلیج عرب اور جنوبی عراق کا کوسہ حصہ ہے۔ جنوب میں بحر عرب ہے جو درحقیقت بحر ہند کا پھیلاؤ ہے۔ شمال میں ملک شام کی قدر شمالی عراق ہے۔ ان میں سے بعض سرحدوں کے متعلق اختلاف بھی ہے۔ کل بقعہ کا رقبہ دس لاکھ سے تیرہ لاکھ مربع میل تک کیا گیا ہے۔

جزیرہ نمائے عرب طبعی اور جغرافیائی حیثیت سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اندرونی طور پر یہ ہر شعبہ سے صحرا اور ریگستان سے گھرا ہوا ہے جس کی بدولت یہ ایسا محفوظ قلعہ بن گیا ہے کہ قوتوں کے لیے اس پر قبضہ کرنا اور اپنا اثر و نفوذ پھیلاتا سخت مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قلب عرب کے باشندے عہد قدیم سے اپنے جملہ معاملات میں مکمل طور پر آزاد و خود مختار نظر آتے ہیں۔ وہ عظیم طاقتوں کے ہمسایہ تھے کہ اگر یہ ٹھوس قدرتی رکاوٹ نہ ہوتی تو ان کے حملے روکنا مشکل عرب کے بس کی بات نہ تھی۔

اندرونی طور پر جزیرہ نمائے عرب پُرانی دنیا کے تمام معلوم بڑے عقلموں کے بچوں نیچ واقع ہے اور

خشکی اور سمندر دونوں راستوں سے ان کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ اس کا شمال مغربی گوشہ، بڑا عظیم فریقہ میں داخلے کا دروازہ ہے۔ شمال مشرقی گوشہ یورپ کی کنجی ہے۔ مشرقی گوشہ ایران، وسط ایشیا اور مشرق بعید کے دروازے کھولتا ہے اور ہندوستان اور چین تک پہنچاتا ہے۔ اسی طرح ہر براعظم مند کے راستے بھی جزیرہ منہ عرب سے جڑا ہوا ہے اور ان کے جہاز عرب بندرگاہوں پر براہ راست لنگر انداز ہوتے ہیں۔

اس جغرافیائی محل وقوع کی وجہ سے جزیرہ العرب کے شمالی اور جنوبی گوشے مختلف قوموں کی آبادی اور تجارت و ثقافت اور فنون و مذاہب کے لین دین کا مرکز رہ چکے ہیں۔

عرب قبیلے نے نسلی اعتبار سے عرب اقوام کی تین قسمیں قرار دی ہیں۔

(۱) عرب باندہ — یعنی وہ قدیم عرب قبائل اور قومیں جو بالکل ناپید ہو گئیں اور ان کے متعلق ضروری تفصیلات بھی دستیاب نہیں۔ مثلاً عاد، ثمود، طسم، جدیس، عمارقہ وغیرہ۔

(۲) عرب عاربہ — یعنی وہ عرب قبائل جو یثرب بن یثوب بن قحطان کی نسل سے ہیں۔ انہیں قحطانی عرب کہا جاتا ہے۔

(۳) عرب شمریہ — یعنی وہ عرب قبائل جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ انہیں عدنانی عرب کہا جاتا ہے۔

عرب عاربہ یعنی قحطانی عرب کا اصل گہوارہ ملک یمن تھا۔ یہیں ان کے خاندان اور قبیلے مختلف شانوں میں چھوٹے، پھیلے اور بڑھے۔ ان میں سے دو قبیلوں نے بڑی شہرت حاصل کی۔

(الف) حمیر — جس کی مشہور شاخیں زید الجہور، قضاعہ اور سکاہک ہیں۔

(ب) کہلان — جس کی مشہور شاخیں ہمدان، انمار، طئی، مذحج، کنندہ، لخم، جذام، ازد و اوس خزرج اور اولادِ جفہ ہیں، جنہوں نے آگے چل کر ملک شام کے اطراف میں بادشاہت قائم کی اور آل عثمان کے نام سے مشہور ہوئے۔

عام کہلانی قبائل نے بعد میں یمن چھوڑ دیا اور جزیرہ العرب کے مختلف اطراف میں پھیل گئے۔ ان کے عمومی ترک وطن کا واقعہ میل عرم سے کسی قدر پہلے اس وقت پیش آیا جب رومیوں نے مصر و شام پر قبضہ کر کے اہل یمن کی تجارت کے بحری راستے پر اپنا تسلط جمایا، اور بڑی شاہلو کی سہولیات غارت کر کے اپنا دباؤ اس قدر بڑھا دیا کہ کہلانیوں کی تجارت تباہ ہو کر رہ گئی۔

موجب نہیں کہ کہلانی اور حمیری خاندانوں میں چشمک بھی رہی ہو اور یہ بھی کہلانیوں کے ترک وطن کا ایک مؤثر سبب بنی ہو۔ اس کا اشارہ اس سے بھی ملتا ہے کہ کہلانی قبائل نے تو ترک وطن کی بجائے حمیری قبائل اپنی جگہ پر قرار لیے۔

جن کہلانی قبائل نے ترک وطن کیا ان کی چار قسمیں کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ انہوں نے اپنے سردار عمران بن عمرو مزیقیہ کے مشورے پر ترک وطن کیا۔ پہلے ان میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہے اور حالات کا پتا لگانے کے لیے آگے کے دوروں کو بھیجتے رہے لیکن آخر کار شمال کا رخ کیا اور پھر مختلف شاخیں کھومتے کھاتے جگہ جگہ دائمی طور پر سکونت پذیر ہو گئیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اس نے اولاً حجاز کا رخ کیا اور ثعلبہ اور ذی قار کے درمیان اقامت اختیار کی۔ جب اس کی اولاد بڑی ہو گئی اور خاندان مضبوط ہو گیا تو مدینہ کی طرف کوچ کیا،

۲۔ اسی ثعلبہ کی نسل سے اوس اور خزرج میں جو ثعلبہ کے صاحبزادے حارثہ

یعنی خزاعہ اور اس کی اولاد یہ لوگ پہلے سرزمین حجاز میں گردش کرتے ہوئے مراء الظہران میں خیمہ زن ہوئے۔ پھر حرم پر دھاوا بول دیا اور بنو جزم کو نکال

۳۔ اس نے اور انکی اولاد نے عمان میں سکونت اختیار کی اس لیے یہ لوگ ازد و عمان کہلاتے ہیں۔

۴۔ اس سے تعلق رکھنے والے قبائل نے تہامہ میں قیام کیا۔ یہ لوگ ازد و شمریہ کہلاتے ہیں۔

اس نے ملک شام کا رخ کیا۔ اور اپنی اولاد سمیت وہیں متوطن ہو گیا۔ یہی شخص خثانی بادشاہوں کا جدِ اعلیٰ ہے۔ انہیں آل عثمان اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں

سے پہلے حجاز میں عثمان نامی ایک پشتے پر کچھ عرصہ قیام کیا تھا۔

۵۔ ان ہی لحمیوں میں نصر بن ربیعہ تھا جو حیرہ کے شاہان آل منذر کا جدِ اعلیٰ ہے۔

۶۔ اس قبیلے نے بنو ازد کے ترک وطن کے بعد شمال کا رخ کیا اور اجدادِ سلمیٰ نامی دو

۷۔ یہ لوگ پہلے بحرین — موجودہ آل خضراء — میں خیمہ زن ہوئے۔ لیکن مجبوراً وہاں

عرب - حکومتیں اور سرداریاں

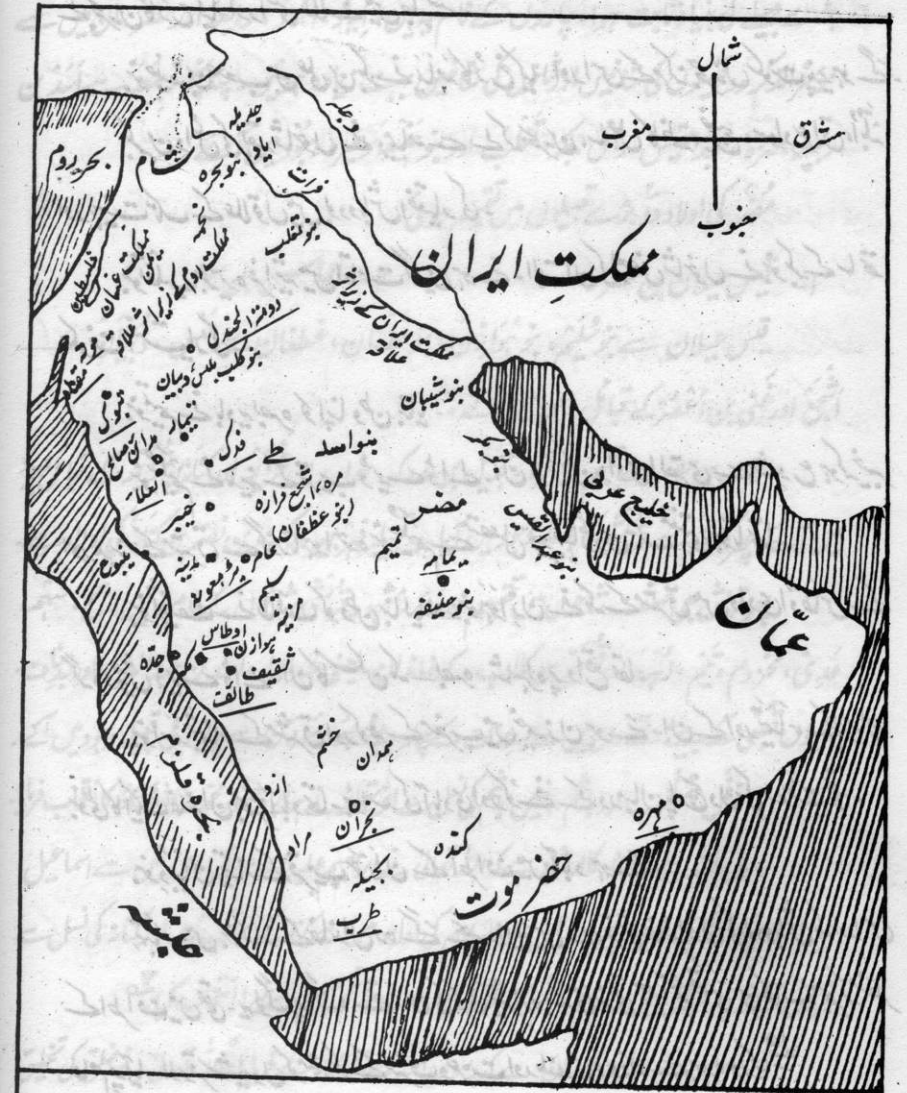
اسلام سے پہلے عرب کے جو حالات تھے ان پر گفتگو کرتے ہوئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی حکومتیں سرداریوں اور مذاہب و اذیان کا بھی ایک مختصر سا خاکہ پیش کر دیا جائے تاکہ ظہور اسلام کے وقت جو پوزیشن تھی وہ باسانی سمجھ میں آ سکے۔

جس وقت جزیرۃ العرب پر غور شدہ اسلام کی تابناک شعاعیں صوفی فگن ہوئیں وہاں دو قسم کے حکمران تھے۔ ایک تاج پوش بادشاہ جو درحقیقت مکمل طور پر آزاد و خود مختار نہ تھے اور دوسرے قبائلی سردار جنہیں امتیازات و امتیازات کے اعتبار سے وہی حیثیت حاصل تھی جو تاج پوش بادشاہوں کی تھی۔ ان کی اکثریت کو ایک مزید امتیازیہ بھی حاصل تھا کہ وہ پورے طور پر آزاد و خود مختار تھے۔

یہ تھے شاہانِ یمن، شاہانِ اہلِ غنم (اشام) اور شاہانِ خیزہ (عراق) بقیہ عرب حکمران تاج پوش نہ تھے۔ عرب عارِ بہ میں سے جو قدیم ترین یمنی قوم معلوم ہو سکی وہ قوم سبا ہے۔ **یمن کی بادشاہی** (عراق) سے جو کتبات برآمد ہوئے ہیں ان میں ڈھائی ہزار سال قبل مسیح سے شروع ہوتا ہے لیکن اس کے عروج کا زمانہ گیارہ صدی قبل مسیح سے شروع ہوتا ہے اس کا تعلق کے اہم اڈواریہ ہیں:

سابقہ ق م سے پہلے کا دور۔ اس دور میں شاہانِ سبا کا لقب مکرِب سبأ تھا۔ ان کا تخت صرواح تھا جس کے کھنڈر آج بھی مآرب کے مغرب میں ایک دن کی راہ پر پائے جاتے ہیں اور خیربہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی دور میں مآرب کے مشہور بند کی بنیاد رکھی گئی جسے یمن کی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس دور میں سلطنتِ سبا کا اس قدر عروج حاصل ہوا کہ انہوں نے عرب کے اندر اور عرب سے باہر جگہ جگہ اپنی نوآبادیاں قائم کر دیں۔

سابقہ ق م سے ۵۰۰ ق م تک کا دور۔ اس دور میں سبا کے بادشاہوں نے مکرِب کا لفظ (بادشاہ) کا لقب اختیار کر لیا اور صرواح کے بجائے مآرب کو اپنا دارالسلطنت بنایا۔



خط کشیدہ الفاظ مقامات کے نام ہیں۔
باقی قبائل کے نام ہیں۔

ابتدائے نبوت کے زمانے کا عرب